قومی معیشت کی شہ رگیں
(LIFE LINES OF NATIONAL ECONOMY)

ہم لوگ روزمرہ کی زندگی میں مختلف قسم کی اشیا اور خدمات کا استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ہمارے اطراف میں پائی جاتی ہیں۔ جبکہ ضروریات کی دوسری چیزیں دوسری جگہوں سے منگائی جاتی ہیں۔ سامان اور خدمات فراہمی کی جگہ سے مانگ والی جگہ تک ازخود نہیں چلی جاتیں بلکہ انہیں فراہمی والے مقام سے مانگ والے مقام تک پہچانے کے لیے نقل وحمل کی ضروریات پڑتی ہیں۔ کچھ لوگ اس نقل وحمل کو تیز کرنے کے کام میں مشغول ہوتے ہیں اور تجارت کا کام انجام دیتے ہیں جو تاجر کہلاتے ہیں جو اشیا کو صارفین تک نقل وحمل کے ذریعہ پہنچاتے ہیں۔ اس طرح کسی ملک کی ترقی کا دارو مدار اس ملک کے سامانوں اور خدماتی پیداوار کی مقدار پر منحصر کرتا ہے۔ اس طرح نقل وحمل کے کارگزار ذرائع تیز رفتار ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

ان سامانوں اور خدماتِ نقل وحمل کے لیے خاص طور پر ہماری زمین تین سرگرمیوں پر منحصر کرتی ہے: زمین، پانی اور ہوا۔ انہیں تین چیزوں کے مدنظر نقل وحمل کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً زمینی نقل وحمل، آبی نقل وحمل اور ہوائی نقل وحمل۔

لمبے عرصے کے لیے، تجارت اور نقل وحمل محدود تھے لیکن علوم وفنون کی ترقی کے ساتھ ساتھ تجارت اور نقل وحمل کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ آج پوری دنیا ایک گاؤں کی شکل میں تبدیل ہوچکی ہے اور اس میں سب سے اہم رول ذرائع نقل وحمل کا ہے۔ نقل وحمل نے اپنی یہ ترقی ذرائع ترسیل کی ترقی کی مدد سے حاصل کی ہے۔ اس طرح نقل وحمل، ترسیل اور تجارت— تینوں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔

آج کل ہندوستان اپنے وسیع و عریض رقبہ، لسانی، سماجی اور ثقافتی رنگارنگی کے باوجود دنیا کے دوسرے حصوں سے اچھی طرح سے جڑ چکا ہے۔ ریلوے، ہوائی وسمندری راستے، اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، سنیما اور انٹرنیٹ وغیرہ مختلف طریقوں سے سماجی و معاشیاتی ترقی میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ داخلی و بین الاقوامی تجارت ہندوستان کی معاشیات میں مزید مضبوطی لا رہی ہے۔ اس نے ہماری روزمرہ کی زندگی کو بہتر بنایا ہے اور زندگی کی آسائشوں اور سہولتوں میں بڑا اضافہ کیا ہے۔

اس باب میں آپ دیکھیں گے کہ جدید نقل وحمل اور ترسیل کے ذرائع نے کس طرح ہمارے ملک اور اس کی جدید معیشت کے لیے شہ رگ

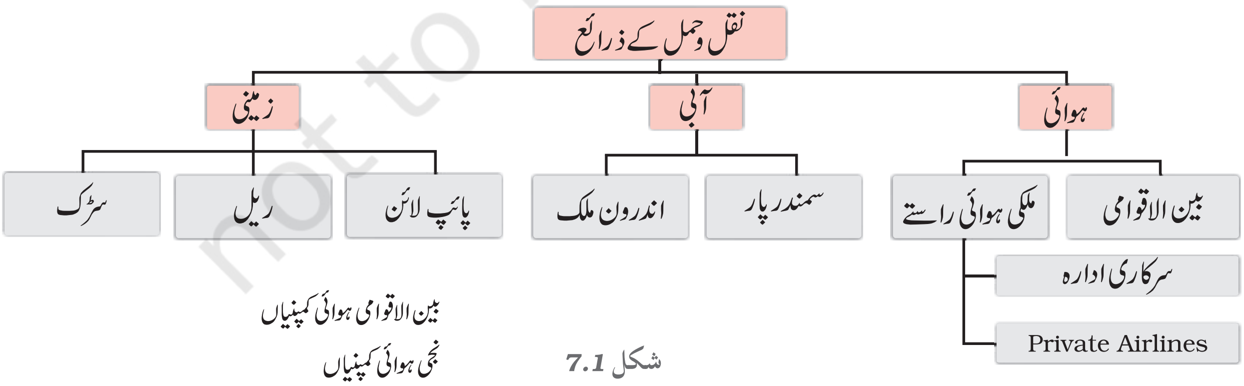

شکل 7.1

© NCERT not to be republished

کا کام کررہے ہیں۔ اس طرح یہ ظاہر ہے کہ نقل وحمل اور ذرائع ترسیل کا ایک گھنا اور کارگر جال آج کی داخلی بین الاقوامی اور عالمی تجارت کے لیے اولین شرط ہے۔

نقل وحمل

سڑک: ہندوستان پوری دنیا میں سڑکوں کے جال کے معاملہ میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں کل سڑکوں کی لمبائی 203 ملین کلومیٹر ہے۔ ہندوستان میں سڑکیں ریل کے مقابلے زیادہ وسیع ہیں۔ سڑک، ریل کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے بنائی جاسکتی ہے اور اس کا رکھ رکھاؤ بھی آسان ہے۔ ریل کے مقابلے سڑک کی اہمیت نقل وحمل میں زیادہ ہے جس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً: (a) سڑکوں کو بنانے میں ریل کے مقابلے کم لاگت آتی ہے۔ (b) سڑکوں کو ریل کے مقابل کہیں پر بھی اور کسی بھی زاویہ پر موڑا جاسکتا ہے۔ (c) سڑکوں کو ریل کے مقابل زیادہ آسانی سے پہاڑی ڈھلانوں پر بھی بنایا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمالیہ پہاڑ کے علاقہ میں بھی۔ (d) سڑکوں کے ذریعہ لوگوں اور سامانوں کو کم دوری کی جگہوں پر کم خرچ میں لایا اور لے جایا جاسکتا ہے۔ (e) سڑکوں کے ذریعہ گھر گھر خدمات انجام دی جاسکتی ہیں اور اس کے ذریعہ مال کے لانے اور لے جانے میں خرچ بھی کم آتا ہے۔ (f) سڑک نقل وحمل کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی مدد سے دوسرے ذرائع کو بھی جوڑا جاسکتا ہے۔ مثلاً: سڑکوں کے ذریعہ ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈہ اور بندرگاہ تک آسانی سے جایا جاسکتا ہے۔

ہندوستان میں سڑکوں کو، ان کی استعداد اور اہمیت کے اعتبار سے، مختلف چھ حلقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ آپ ہندوستان کی قومی شاہراہوں کو نقشے میں دیکھیں اور ان کی اہمیت معلوم کریں۔

- **(گولڈن کو اڈری لیٹرل سپر ہائی ویز) سنہری چو طرفہ اعلیٰ ترین شاہراہیں:** سرکار نے سڑکوں کی تعمیر کے لیے ایک بڑا خاکہ پیش کیا ہے جس کے ذریعہ دہلی۔کولکاتہ۔چنئی۔ممبئی اور دہلی کو چھ عظیم شاہراہوں سے جوڑا جائے گا۔ شمال۔جنوب کنارے کو سری نگر (جموں وکشمیر) اور کنیا کماری (تمل ناڈو) اور مشرق۔مغرب کنارہ کو سلچر (آسام) اور پور بندر (گجرات) سے جوڑا جائے گا۔ اس شاہراہ کی تعمیر کا خاص مقصد شہروں کے درمیان مسافت کا وقت اور دوری کو کم کیا جانا ہے۔ یہ پروجکٹ نیشنل ہای وے اتھارٹی آف انڈیا (این۔ایچ۔اے۔آئی) کے ذریعہ مکمل کیا جائے گا۔
- **قومی شاہراہیں:** قومی شاہراہیں ملک کے دور دراز حصوں کو جوڑتی ہیں۔ یہ بنیادی سڑک نظام ہیں اور ان کے رکھ رکھاؤ کا کام سنٹرل پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ (سی۔پی۔ڈبلو۔ڈی) کے زیر نگرانی ہوتا ہے۔ ہندوستان کی زیادہ تر قومی شاہراہیں شمال۔جنوب اور مشرق۔مغرب کی جانب ہیں۔ ایک تاریخی قومی شاہراہ ''شیر شاہ سوری مارگ'' کو قومی شاہراہ نمبر 1 کے نام سے جانا جاتا ہے جو دہلی اور امرت سر کے بیچ ہے۔

شکل 7.2: احمد آباد۔ ودودرا شاہراہ

سرگرمی

قومی شاہراہ نمبر۔2 اور 3 کو جوڑنے والے مقامات کو تلاش کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ قومی شاہراہ نمبر۔7 ہندوستان کی سب سے بڑی قومی شاہراہ ہے جس کی لمبائی 2,3,69 کلومیٹر ہے اور یہ بنارس اور کنیا کماری بذریعہ جبل پور، ناگپور، حیدرآباد، بنگلور اور مدورئی تک ہے۔ دہلی اور ممبئی کو جوڑنے والی سڑک قومی شاہراہ نمبر 8 ہے جبکہ قومی شہراہ 15 راجستھان کے زیادہ تر حصوں کا احاطہ کرتی ہے۔

© NCERT not to be republished

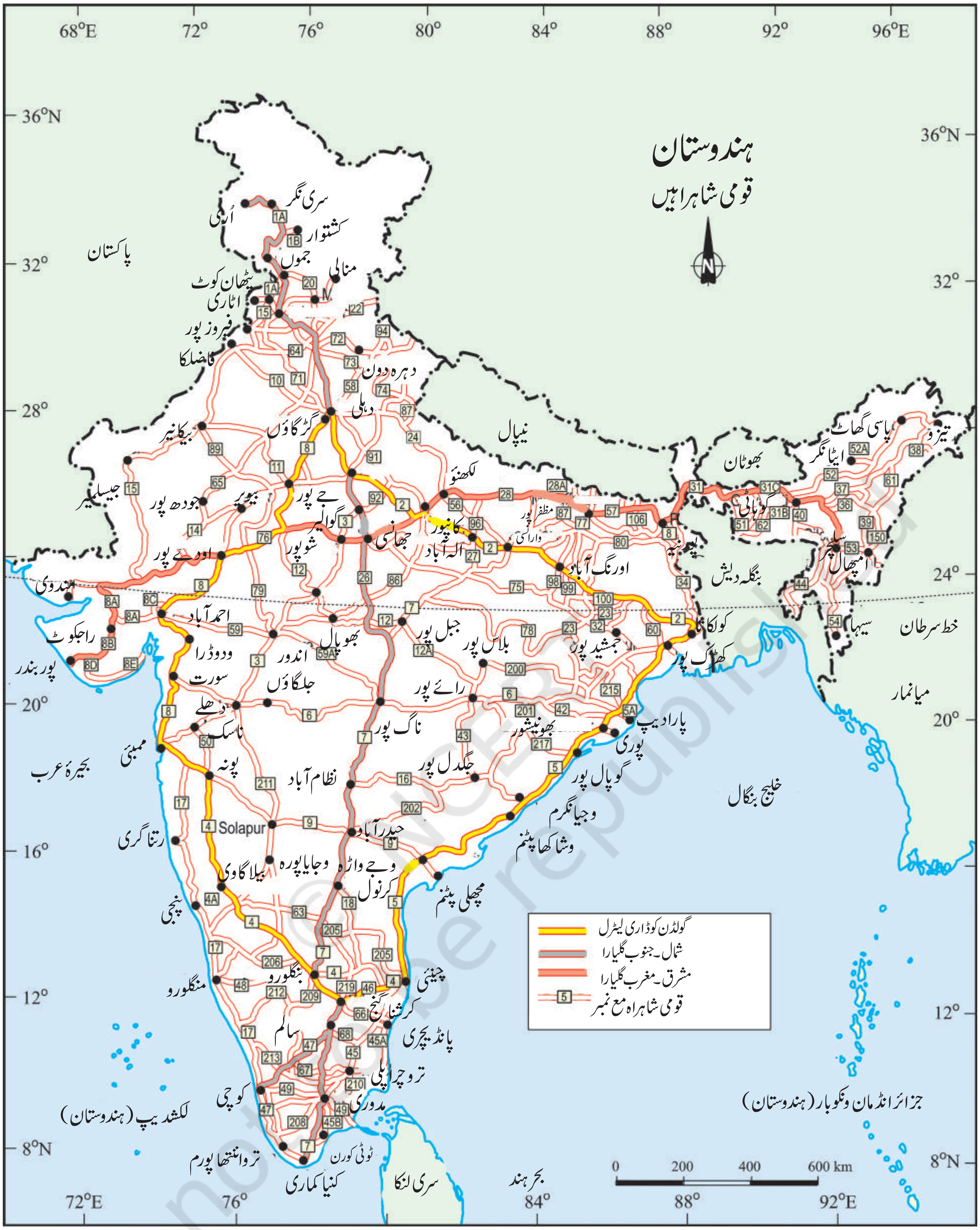

ہندوستان : قومی شاہراہیں

- **ریاستی شاہراہیں**: وہ سڑکیں جو کسی ریاست کی راجدھانی کو مختلف ضلعوں اور ہیڈکوارٹروں سے جوڑتی ہیں انہیں ''ریاستی شاہراہیں'' کہتے ہیں۔ان سڑکوں کی تعمیر اور رکھ رکھاؤ اسٹیٹ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ (پی۔ڈبلیو۔ڈی) کے زیرنگرانی کیا جاتا ہے۔
- **ا ضلاعی سڑکیں** : یہ سڑکیں ضلع کے ہیڈکوارٹر کو مختلف جگہوں سے جوڑتی ہیں اوران کی مرمت و دیکھ بھال کی ذمہ داری ضلع پریشد کی ہوتی ہے۔
- **دوسری سڑکیں**: گاؤں کی سڑکیں جو ایک گاؤں کو دوسرے گاؤں اور شہروں سے ملاتی ہیں۔ان سڑکوں کی مرمت تعمیر اور دیکھ بھال کی ذمہ داری ''وزیراعظم گرامین سڑک یوجنا'' کے زیرنگرانی کی جاتی ہے۔ اس پروگرام کو خاص انتظام کے تحت اس لیے رکھا گیا ہے تاکہ ملک کے تمام گاؤں دوسری جگہوں اور شہروں سے جڑسکیں تاکہ ہر موسم میں آمدورفت آسانی سے ہوسکے۔
- **سرحدی سڑکیں**: اس کے علاوہ سرحدی سڑکیں حکومت ہند کی خاص تنظیموں کے تحت آتی ہیں۔اوران کی تعمیر،مرمت و دیکھ بھال کی ذمہ داری سرکاری تنظیموں کی ہیں۔ہندوستان کی سرحدی سڑک تنظیم کی بنیاد 1960 میں رکھی گئی۔اس کا خاص مقصد تھا شمال اور شمال۔شرق میں سڑکوں کی ترقی کا کام کرنا۔اس علاقے کی سرحدی سڑکوں نے یہاں کی نقل وحمل کی دقتوں کو دور کرنے اوراس علاقہ کی معاشیات کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

شکل 7.3: پہاڑی راستے۔

شکل 7.4: شمال۔مشرق سرحدی سڑک پر آمدورفت (اروناچل پردیش)

سڑکوں کو ان کی بناوٹ اور تعمیر میں استعمال ہونے والی اشیا کے تحت بھی دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ڈامری سڑکیں اور بنا ڈامری سڑکیں۔ فلزاتی سڑکیں سمنٹ، بجری اور تارکول سے بنائی جاتی ہیں۔یہ سڑکیں ہر موسم میں کارآمد ہوتی ہیں جبکہ بنا ڈامری سڑکیں کچی ہوتی ہیں اور برسات کے موسم میں استعمال نہیں ہوسکتیں۔

سڑک کا گھناپن

فی ایک سومربع کلومیٹر کے علاقے میں سڑک کی لمبائی کو''سڑک کا گھناپن'' کہتے ہیں۔ ملک میں سڑک کی تقسیم اور گھناپن ہر جگہ یکساں نہیں ہے اور سڑک کا اس گھنے پن میں جموں کشمیر میں 12.14 کلومیٹر سے لے کر کیرل میں 517.77 (31مارچ2011 کے مطابق) کلومیٹرتک کا فرق پایا جاتا ہے جبکہ ملک میں سڑک کا اوسط گھناپن 142.68کلومیٹر (31مارچ2011 کے مطابق) ہے۔ ہندوستان میں سڑک کے ذریعہ نقل وحمل میں بہت ساری دشواریاں ہیں۔اس کی خاص وجہ ہے آمدورفت کی زیادتی اور سڑکوں کی بے ترتیب شکل۔کل سڑکوں میں نصف بغیر تارکول کی سڑکیں ہیں جن کے استعمال میں برسات کے موسم میں دشواریاں ہوتی ہیں۔قومی شاہراہیں بھی ناکافی ہیں۔اس کے علاوہ شہروں میں سڑکیں بہت کم چوڑی ہیں اور ان پر بنائے گئے زیادہ تر پل اور نالے پرانے اور تنگ ہیں۔ حالانکہ حالیہ برسوں میں ملک کے مختلف حصوں میں سڑک نیٹ ورک کو فروغ دینے کا کام تیزی سے ہوا ہے۔

ریل

ریلوے ہندوستان میں سامان اور لوگوں کے نقل وحمل کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ریلوے کے ذریعہ مختلف اقسام کی تجارت کی ترقی دی جاتی ہے۔ ریلوے کے ذریعہ قابل دید مقامات کی سیر ومذہبی مقامات کی زیارت

© NCERT not to be republished

جدول 7.1: ہندوستان: ریلوے پٹریاں

ہندوستانی ریلوے کے جال متعدد شاخوں اور پٹریوں میں تقریباً 64460 کلومیٹر کی لمبائی میں پھیلا ہوا ہے اس میں میٹرو بھی شامل ہے۔

میٹر میں چوڑائی	راستے	زیر استعمال پٹریاں	مجموعی پٹریاں (کلومیٹر)
بڑی لائن (1.676)	55183	77347	102,680
چھوٹی لائن (1.000)	6809	7219	8561
تنگ لائن 0.762 اور 0.610	2463	2474	2474
کل	**63,221**	**83,859**	**1,08,486**

ماخذ : انڈیا ائربک 11-2010

کے ساتھ ساتھ سامان کو دور دراز مقامات تک لایا اور لے جایا جاتا ہے۔ ریلوے نقل وحمل کے ایک اہم ترین ذرائع کے علاوہ 150 سالوں سے ملکی اتحاد کا بڑا کام کر رہی ہے۔ ہندوستان میں ریلوے نے ملک کی معاشی زندگی کو جوڑنے کے ساتھ ساتھ ملک کی صنعت وکاشتکاری میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں ریل کا جال تقریباً 7133 اسٹیشنوں کے ساتھ لگ بھگ 64,460 کلومیٹر لمبائی میں پھیلا ہوا ہے۔ اس میں 9213 مال گاڑی 53220 سواری گاڑی، 6493 منسٹری آف ریلوے دوسری کوچ گاڑیاں اور 229381 شامل ہیں (31 مارچ 2011 کے مطابق)

ہندوستانی ریلوے ملک کا سب سے بڑا سرکاری سرمایہ کا ادارہ ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے بھاپ انجن سے چلنے والی ٹرین 1853 میں ممبئی سے تھانے تک تقریباً 34 کلومیٹر دوری طے کرنے والی ٹرین تھی۔

اب ہندوستان کے ریلوے کو 16 حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سرگرمی

آپ موجودہ ریلوے علاقوں اوران کے ہیڈ کواٹر کو معلوم کریں۔ آپ ریلوے حلقوں کے ہیڈ کواٹر کو ہندوستان کے نقشہ پر درج بھی کریں۔

ملک میں ریلوے جال کی تقسیم زیادہ تر زمین کی بناوٹ، معاشی اورانتظامی عناصر کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ شمالی میدان میں زمین کی ایک چوڑی پٹی ہے۔ یہاں گھنی آبادی اور زراعتی وسائل موجود ہیں جو ریلوے کی تقسیم کی ترقی کے لیے سازگار ہیں۔ اگرچہ ایک بڑی تعداد میں ندیاں بھی ہیں جن پر پل بنانا دشوار ہے۔ پہاڑی علاقوں میں ریلوے پٹری چھوٹی پہاڑیوں اور سرنگوں یا دروں میں بنائی گئی ہیں۔ ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ بھی ریلوے کے لیے ایک دشوار مقام ہے۔ یہاں اونچی نیچی زمین، کم آبادی اور کم معاشی مواقع —اس دشواری کے اہم ترین عناصر ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی راجستھان کے ریتیلے میدان میں بھی ریلوے لائن بنانا دشوار ہے۔ گجرات کی کھاڑی اور مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، اڑیسہ اور جھارکھنڈ کا جنگل بھی ریلوے لائن کی تعمیر میں دشواری کے اہم سبب ہیں۔ سہ یادری پہاڑوں کا تسلسل صرف دروں یا گھاٹوں کے ذریعہ ہی پار کیا جاسکتا ہے۔ دورِ حاضرہ میں کونکن ریلوے کی ترقی مغربی کنارے پر سامان اور لوگوں کی نقل وحمل اس خطے کی معاشی ترقی کے ایک اہم سبب ہیں۔ اس ریلوے لائن نے وقتاً فوقتاً زمین کھسکنے (ڈھاکا) اور کچھ مقامات پر لائن کے دھنس جانے جیسی مختلف دقتوں کا سامنا کیا تھا۔

اس دور میں ریلوے ہماری قومی معیشت میں دوسرے ذرائع کی بہ نسبت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ گرچہ ریلوے نقل وحمل کئی دقتوں کا سامنا کر رہی ہے۔ بہت سارے مسافر بغیر ٹکٹ کے سفر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ چوری، لوٹ مار اور ریلوے جائیداد کی تباہی پوری طرح ختم نہیں ہوئی

© NCERT not to be republished

ہندوستان : ریلویز

ہے۔لوگ سفر کے درمیان ٹرین روک لیتے ہیں۔ بلا وجہ چین کھینچ کر روکنے سے ریلوے کو بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ ان باتوں پر غور کرنا چاہیے کہ ہمیں ریل گاڑیوں کو وقت پر چلانے کے لیے کس طرح مدد کرنا چاہیے؟

پائپ لائن

پائپ لائن کے ذریعہ ہندوستان کے نقل وحمل میں ایک جدید اضافہ ہوا ہے۔ پرانے دور میں یہ پائپ لائن شہروں اور صنعتوں میں پانی پہنچانے کے کام میں استعمال ہوتی تھیں۔ اب یہ کچا تیل، پٹرولیم کی اشیا اور قدرتی گیس کی نقل وحمل میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان سامانوں کو پیداوار کے مقام سے تیل صاف کرنے کے کارخانوں تک اور وہاں سے کیمیائی کھاد اور بجلی پیدا کرنے کے پلانٹوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ٹھوس مادوں کو بھی پگھلا کر ان پائپ لائنوں کے ذریعہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک آسانی سے لے جایا جاسکتا ہے۔ مثلاً: دور کی جگہوں میں مختلف صنعت جو برونی، متھرا، پانی پت وغیرہ مقام پر انہیں پائپ لائنوں کے ذریعہ کیمیائی گیس پہنچائی جاتی ہے۔شروعات میں ان پائپ لائنوں کی تعمیر کا کام مہنگا ہے لیکن بعد میں اس کے ذریعہ نقل وحمل کا خرچ آسان ہے۔ اس کے ذریعہ کسی طرح کی کمی اور بربادی کا خوف بھی کم ہوتا ہے۔

ملک میں خاص طور سے تین پائپ لائن کا جال موجود ہے جو نقل وحمل کے کام میں مشغول ہے

- اوپری آسام کے تیل کے میدانی حصے سے کانپور (اتر پردیش) بذریعہ گوہاٹی۔ برونی اور الہ آباد تک۔ اس کی شاخیں برونی سے ہلدیا تک بذریعہ راج بندھ سے موری گرام اور گوہاٹی سے سلی گوڑی تک پھیلی ہوئی ہیں۔
- گجرات کے سلایہ سے پنجاب کے جالندھر تک بذریعہ ویرمگام، متھورا، دھلی اور سونی پت تک۔ اس کی شاخیں کویالی (گجرات کے وودرا کے نزدیک) چکشو اور دوسری جگہوں کو جوڑتی ہیں۔
- گیس پائپ لائن گجرات کے ہزیرہ سے اتر پردیش کے جگدیش پور تک براہ مدھیہ پردیش کے وجے پور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی شاخیں راجستھان کے کوٹہ اور اتر پردیش کے شاہ جہاں پور ببرالا اور دوسری جگہوں کو جوڑتی ہیں۔

آبی راستے

قدیم دور سے ہندوستان ایک بحری ملک رہا ہے۔ اس کے ملاح لوگ دور اور نزدیک کا سفر کرتے تھے اور اس طرح ہندوستان کی تجارت وثقافت کو پھیلاتے تھے۔ دریائی راستے نقل وحمل کا ایک سستا ذریعہ ہیں۔ یہ بھاری سامانوں کو لانے لے جانے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔ یہ نقل وحمل کا ایک ایندھن بچانے کا والا ماحول دوست ذریعہ ہے۔ ہندوستان میں اندورنی جہاز رانی والے راستوں کی لمبائی 15,000 کلومیٹر ہے جن میں صرف 3700 کلومیٹر کی دوری میں مشینی جہاز چلتے ہیں۔ ہندوستان کی سرکار نے مندرجہ ذیل دریائی راستوں کو ''قومی دریائی راستے'' مانا ہے۔

شکل 7.5: اندرونی آبی راستے زیادہ تر شمال۔ مشرق ریاستوں میں واقعے ھیں۔

- گنگا ندی الہ آباد سے ہلدیا کے بیچ (1620 کلومیٹر) قومی دریائی راستہ۔نمبر۔1
- برہم پتر ندی سادیا اور دھبری کے بیچ (801 کلومیٹر)۔قومی دریائی راستہ نمبر۔2
- مغربی ساحلی کنارہ کیرل میں (کوٹا پورما۔کومان، ادیوگ منڈل اور چمپا کرا نہر۔205 کلومیٹر)۔قومی دریائی راستہ نمبر۔3

دوسرے خاص دریائی راستہ گوداوری، کرشنا، براگ، سندربن، بکنگھم نہر، برہمنی، شرق، غرب نہر اور دامودر گھاٹی نہر ہیں جو بہت اہم اندورنی دریائی راستے ہیں۔

ان کے علاوہ ہندوستان میں بیرونی تجارت کے لیے بہت ساری بندرگاہیں ساحلی علاقوں میں واقع ہیں۔ 95 فی صد ملک کی تجارت (68 فی صد منافع کی نقطہ نظر سے) انہیں سمندری راستوں پر منحصر ہیں۔

© NCERT not to be republished

ملک کی خاص بڑی بندرگاہیں

ہندوستان میں ساحل کی لمبائی 7516.6 کلومیٹر ہے۔ یہاں 12 بڑی اور 187 بڑے اور چھوٹے سائز کی بندرگاہیں ہیں۔ بڑی بندرگاہیں ہندوستان کی تقریباً 95 فی صد بیرونی تجارت کو انجام دیتی ہیں۔

کچھ میں کاندلا بندرگاہ ہندوستان کا پہلا بندرگاہ ہے جو آزادی کے فوراً بعد وجود میں آیا۔ یہ ممبئی سے بیرونی تجارت کا کام انجام دینے لگا اور اس نے پاکستان کے کراچی بندرگاہ کی کمی کو پورا کیا۔ کاندلا ایک مدوجزر والا بندرگاہ ہے۔ اس کے ذریعہ اناج اور صنعتی چیزوں کو جموں و کشمیر، ہماچل پردیش، پنجاب، ہریانہ، راجستھان اور گجرات کی صنعتی پٹی سے تجارت کی برآمد اور درآمدی کا کام انجام دیتا ہے۔

ممبئی ہندوستان کا سب سے بڑا بندرگاہ ہے جو قدرتی اور حفاظتی نقطۂ نظر سے اہم ہے۔ جواہر لال نہرو بندرگاہ کا منصوبہ ممبئی بندرگاہ میں بھیڑ بھاڑ کم کرنے کی غرض سے تیار کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی اس کو اس علاقہ کی مرکزی بندرگاہ بنانا مقصود تھا۔ مُرما گاؤں بندرگاہ (گوا) خاص طور سے خام لوہا برآمدی تجارت کے لیے ملک میں اہم مقام رکھتا ہے۔ یہاں سے ہندوستان کے کل 50 فی صد خام لوہا کی برآمدی تجارت کی جاتی ہے۔ نئی منگلور بندرگاہ (کرناٹک) کندری مکھ لوہے کی کان سے کچا لوہا برآمد کرنے میں مشغول ہے۔ کوچی بندرگاہ بالکل جنوب مغرب میں واقع ہے جو بحری جھیل کی وجہ سے ایک قدرتی بندرگاہ ہے۔

شکل **7.6**: ٹرک سمندری جہاز میں داخل ہوتے ہوئے

شکل **7.7**: نیو منگلور بندرگاہ پر ایک تیل بردار جہاز خام تیل خالی کرتے ہوئے۔

مشرقی ساحلی کنارے پر گھومتے ہوئے، آپ جنوب۔مشرق کی جانب ٹیوٹی رین بندرگاہ دیکھ سکتے ہیں جو تمل ناڈو میں واقع ہے۔ یہ ایک قدرتی بندرگاہ ہے اور اس کا داخلی علاقہ بہت وسیع ہے۔ اس بندرگاہ کے ذریعہ پڑوسی ممالک مثلاً: سری لنکا، مالدیپ وغیرہ اور ہندوستان کے ساحلی علاقوں کی تجارت بخوبی انجام دی جاتی ہے۔ چنئی ہندوستان کے بندرگاہوں میں سے ایک سب سے پرانا مصنوعی بندرگاہ ہے۔ ملک میں تجارت اور بار برداری کے نظریہ سے ممبئی کے بعد دوسرا مقام رکھتا ہے۔ وشاکھا پٹنم ایک گہرا زمین سے گھرا ہوا اور محفوظ بندرگاہ ہے۔ یہ بندرگاہ خاص طور سے کچے لوہے کی تجارت کا کام انجام دیتا ہے۔ پارادیپ بندرگاہ اڈیشہ میں واقع ہے جو خاص طور سے کچے لوہے کی برآمد کے لیے مشہور ہے۔ کولکاتہ ایک اندرونی دریائی بندرگاہ ہے۔ یہ بندرگاہ بہت بڑے داخلی علاقے جیسے: گنگا۔ برہم پتر بیسن میں اپنا کام انجام دیتا ہے۔ یہ ایک مدوجزر بندرگاہ ہے جس میں مسلسل صدفے کی صفائی کی جاتی ہے۔ ہلدیا بندرگاہ کو ایک معاون بندرگاہ کی شکل میں بنایا گیا ہے تاکہ کولکاتہ بندرگاہ سے بڑھتے ہوئے تجارتی بوجھ کو کم کیا جا سکے۔

شکل **7.8**: ٹیوٹی کورین بندرگاہ پر بھاری بار برداری کا کام انجام دیتے ہوئے۔

© NCERT not to be republished

ہوائی راستے

آج کل ہوائی راستہ سب سے تیز، آرام دہ اور باوقار نقل وحمل کا ذریعہ ہے۔ یہ بہت آسانی سے اونچے اونچے پہاڑوں، گھنے جنگلوں اور سمندری علاقوں کو پار کرسکتا ہے۔ آپ سوچیے کہ شمال۔مشرق حصے میں بڑی ندیاں، گھاٹی، گھنے جنگل، سیلاب اور بیرونی ممالک کی سرحدیں ہیں جن کا سفر ہوائی راستے کی غیر موجودگی میں کافی دشوار ہوتا لیکن ہوائی راستہ نے اسے بے حد آسان بنادیا ہے۔

لوگ شمال— مشرقی ریاستوں میں ہوائی سفر کو کیوں زیادہ پسند کرتے ہیں؟

شکل 7.9

ہندوستان میں ہوائی نقل وحمل کو 1953 میں قومی ملکیت میں شامل کیا گیا تھا۔ اسی وقت انڈین ایئرلائنس اور اس کی معاون ایئرلائنس ایئرنجی ایئر لائنس اور دوسرے داخلی ہوائی نقل وحمل کو قومی ملکیت میں شامل کیا گیا۔ ایئر انڈیا بین الاقوامی ہوائی نقل وحمل کو انجام دیتا ہے۔ پون ہنس ہیلی کوپٹر سروس تیل اور قدرتی گیسوں کو ساحلی علاقوں میں پہنچانے کا کام انجام دیتا ہے۔ مثلاً: شمال۔مشرق ریاستوں اور جموں وکشمیر، ہماچل پردیش اور اترآنچل کے اندرونی اور دشوار گزار علاقوں میں اس کے ذریعہ نقل وحمل کا کام انجام دیا جاتا ہے۔ انڈین ایرلائنس ملک کے ساتھ ساتھ پڑوسی ممالک مثلاً: جنوب اور جنوب۔مشرق سطیٰ کے ممالک میں نقل وحمل کا کام انجام دیتی ہے۔

آپ ان ملکوں کے نام تلاش کیجیے جو انڈین ایئر لائنس سے جڑے ہیں۔

ہوائی سفر عوام کے درمیان زیادہ مقبول نہیں ہے۔ یہ صرف شمال— مشرقی ریاستوں ہی میں ہیں جہاں عوام کے لیے بھی سفر کے لیے خاص سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔

ترسیل یا مواصلات

جب سے انسان زمین پر وجود میں آیا، اس نے مواصلات کے کسی نہ کسی ذرائع کا استعمال کیا۔ لیکن دور جدید میں تیز رفتار تبدیلی ہوئی ہے۔ اب لمبی دوری کی ترسیل بغیر کسی انفرادی وجسمانی حرکت کے بہت آسانی سے بھیجنے اور رسننے والے تک کی جاسکتی ہے۔ ذاتی ترسیل اور ابلاغ عامہ جس میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، پریس، سنیما وغیرہ شامل ہیں، ترسیل کے بڑے ذرائع ہیں۔ ہندوستانی ڈاک کا نظام دنیا کے سب سے بڑے ڈاک جال کا حصہ ہے۔ یہ پارسل اور خطوط ترسیل کو انجام دیتا ہے۔ کارڈ اور لفافہ اول درجہ کی ڈاک سمجھے جاتے ہیں جو— زمینی اور ہوائی— دونوں جگہوں میں کارآمد ہیں۔ کتابیں، اخبار اور رسالے دوسرے درجہ کی ڈاک ہیں جو زمینی ترسیل اور سمندری ڈاک کا حصہ ہیں۔ بڑے شہروں اور قصبوں میں جلدی ڈاک کی خدمت انجام دینے کے لیے چھ ڈاک چینل حال ہی میں وجود میں آئی ہیں۔ جن میں راجدھانی چینل، میٹرو چینل، گرین چینل تجارتی چینل، ضخیم ڈاک چینل اور وقتی چینل شامل ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مارچ 2010 تک ہندوستان میں موبائل کنکشن 548.32 ملین تھے۔ آپ اپنی پسند کے کسی دوسرے ملک سے ہندوستان کا موازنہ کیجیے۔

ہندوستان کی ٹیلی فون سروس ایشیا کی سب سے بڑی ٹیلی فون سروس ہے۔ شہری علاقوں کے ساتھ ساتھ دوتہائی علاقہ سبسکرائبر ٹرنک ڈائیلنگ (ایس۔ٹی۔ڈی) ٹیلی فون خدمت سے جڑا ہے۔ اپنی صلاحیت وقوت کے مدنظر نچلی سطح سے اوپر تک خبر کی ترسیل آسان ہوگئی ہے۔ سرکار نے ہر گاؤں میں چوبیس گھنٹے خدمت والے ایس۔ٹی۔ڈی

© NCERT not to be republished

© NCERT not to be republished

ہندوستان: بڑی بندرگاہیں اور بین الاقوامی ہوائی اڈے

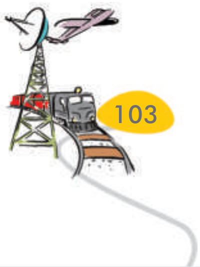

کا انتظام کیا ہے۔ پورے ملک میں ایس۔ٹی۔ڈی کی قیمت یکساں ہے۔ یہ کام ملک میں فضائی تکنیک اور ابلاغی تکنیک کی ترقی کے سبب مکمل ہوسکا ہے۔

شکل 7.10: ہنگامی کال باکس قومی شاہراہ نمبر۔8پر

ابلاغ عامّہ لوگوں کو تفریح کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔مختلف قومی پروگراموں اور پالیسیوں کے بارے میں لوگوں میں بیداری بھی پیدا کرتا ہے۔ اس میں ریڈیو۔ ٹیلی ویژن، اخبار، رسالے، کتابیں اور سنیما وغیرہ شامل ہیں۔آل انڈیا ریڈیو (آکاشوانی) پر مختلف قسم کے قومی، علاقائی اور انفرادی پروگرام بہت ساری زبانوں میں نشر کیے جاتے ہیں جنھیں ملک بھر میں ہر طبقے کے لوگ سنتے ہیں۔ ہندوستان کا قومی ٹیلی ویژن چینل (دور درشن) دنیا کے بڑے ترسیلی جالوں میں ایک ہے۔اس پر مختلف قسم کے تفریحی پروگرام و تعلیمی اور کھیل کود سے متعلق پروگرام دکھائے جاتے ہیں جو ہر عمر کے لوگوں کے لیے مفید ہیں۔

ہندوستان میں ایک بڑی تعداد میں رسالے اور اخبارات شائع کیے جاتے ہیں جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے مختلف اقسام کے ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً 100 زبانوں اور بولیوں میں اخبارات چھپتے ہیں۔کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ اخبارات ہندی زبان میں چھپتے ہیں۔ اس کے بعد انگریزی اور اردو زبانوں میں ہے۔ ہندوستان میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ یہاں چھوٹی فلمیں، ویڈیو فلمیں، ٹیلی فلمیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ ملک کا مرکزی فلمی بورڈ ملک کے اندر بیرونی ممالک کی فلموں کو سند دیتا ہے اس کے بعد ہی یہ فلمیں عام جگہوں پر میں دکھائی جاتی ہیں۔

بین الاقوامی تجارت:

سامانوں کا لوگوں، ریاستوں اور ملکوں میں آپسی لین دین تجارت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بازار ایسی جگہ ہے جہاں ان سامانوں کا لین دین کیا جاتا ہے۔ دوملکوں کے درمیان تجارت کو بین الاقوامی تجارت کہتے ہیں۔ یہ تجارت سمندری، ہوائی اور زمینی راستوں سے کی جاتی ہے جبکہ علاقائی تجارت شہروں، قصبوں اور گاؤں میں ہوتی ہے۔ ریاستی تجارت دو یا اس سے زیادہ ریاستوں کے درمیان ہوتی ہے۔ بین الاقوامی تجارت کی ترقی اس ملک کی معاشی خوش حالی کا ایک اشاریہ ہوتا ہے۔اسی وجہ سے تجارت کو ملک کا ایک اقتصادی پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ وسائل مقام سے منسلک ہیں اس لیے دنیا کا کوئی بھی ملک بغیر بین الاقوامی تجارت کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ برآمدات و درآمدات تجارت کی بنیاد ہیں۔کسی بھی ملک کی تجارت کا توازن اس کی برآمدات اور درآمدات پر منحصر ہوتا ہے۔ جب برآمدات درآمدات سے زیادہ ہوتی ہے تو اسے منافع بخش تجارت کہتے ہیں لیکن ٹھیک اس کے برعکس جب درآمدات برآمدات سے زیادہ ہو تو اسی منفی تجارت کہتے ہیں۔

ہندوستان دنیا کے ہر بڑے تجارتی مراکز اور جغرافیائی خطہ سے رشتہ رکھتا ہے۔ تمام برآمدی سامانوں کا حصہ جو پچھلے چند سالوں سے لے کر 2004-05 تک زراعت اور اس سے وابستہ معاون اشیا کی تجارت میں خام دھاتوں او رمعدنیات (9.12 فی صد)، قیمتی موتی وزیورات (62.75فی صد) اور کیمیائی اور متعلقہ اشیا میں (24.45 فی صد)، انجینئرنگ سامانوں میں (35.63فی صد) اور پٹرولیم پیداوار میں (86.12فی صد) کا اضافہ ہوا ہے۔

وہ اشیا جو ہندوستان 2010-11 میں درآمد کی جاتی ہیں ان میں پٹرولیم اور اس سے بنی اشیا (280فی صد) موتی اور قیمتی پتھر (9.4فی صد)، غیر ناحیاتی کیمیائی اشیا (5.2 فی صد)، کوئلہ، کوک، بریکیوٹ (2.7 فی صد) مشینری (6.4فی صد) شامل ہیں۔ضخیم درآمدات میں کل تجارت کا 39.09 فی صد اضافہ ہوا ہے جس میں کھاد (3.4 فی صد) غلّہ (25.23فی صد)۔کھانے کا تیل (17 فی صد) اور اخبار کا کاغذ (5.51 فی صد) شامل ہے۔ بین الاقوامی تجارت گزشتہ پندرہ سالوں

© NCERT not to be republished

میں بہت تبدیلیاں آئی ہیں۔ مختلف اشیا اور سامان کے لین دین معلومات اور علم کے لین دین کے مقابلے کہیں پیچھے رہ گیا ہے۔ ہندوستان سوفٹ ویئر ٹیکنالوجی میں بین الاقوامی سطح پر ایک بڑا مقام رکھتا ہے اور وہ تجارت کے ذریعہ انفورمیشن ٹیکنالوجی کے برآمد سے بڑا منافع کمارہا ہے۔

سیاحت ایک تجارت کی شکل میں

ہندوستان میں سیاحت نے گزشتہ تین عشروں میں کافی ترقی کی ہے۔ سال2009 میں سیاحوں کی آمد میں 11 فی صد کا اضافہ اس بات کی کھلی دلیل ہے۔ اور اس سے کل آمدنی 64,889 کروڑ روپے بیرونی زر مبادلہ ہوتی ہے۔

ہندوستان میں ہر سال تقریباً 2.6 ملین بیرونی سیاح گھومنے آتے ہیں۔ ملک میں15 ملین سے زیادہ لوگ سیاحت کی صنعت سے جڑے ہیں۔ سیاحت بھی ملکوں کے اتحاد، علاقائی دستکاری اور ثقافتی پیشوں کو بڑھاتی ہے۔ یہ بین الاقوامی سطح پر آپسی بھائی چارگی اور میل جول کو بھی بڑھاتا ہے۔ غیر ممالک کے سیاح ہندوستان میں تہذیبی عمارات، سیاحت، ماحولیاتی سیاحت، مہماتی سیاحت، ثقافتی سیاحت، طبّی سیاحت اور تجارتی سیاحت کے لیے آتے ہیں۔

راجستھان، گوا، جموں وکشمیر اور جنوبی ہندوستان کے مندر——شہر سیاحوں کی خاص منزلیں ہیں۔ شمال۔مشرق ریاستوں میں بھی سیاحت کی ترقی کے پورے امکانات ہیں لیکن کچھ عملی وجہوں سے یہ ترقی نہیں کر سکے ہیں۔ گرچہ، وہاں مستقبل میں اس صنعت کی ترقی کے بھرپور امکانات ہیں۔

ہندوستان کی تاریخی مقامات کی سیاحت پر ایک پراجیکٹ تیار کیجیے

مشقیں مشقیں مشقیں مشقیں مشقیں مشقیں

1۔ کثیراختیاراتی سوالات—

(i) ان میں سے کون سا حصہ ملک کے بعید مشرق ومغرب کنارہ کو جوڑتا ہے؟

(a) ممبئی اور ناگپور (b) ممبئی اور کولکاتا

(c) سلچر اور پوربندر (d) ناگپور اور سلی گوڑی

(ii) ان میں سے کس ذرائع نقل وحمل نے نقصان اور تاخیر کو کم کر دیا ہے؟

(a) ریلوے (b) سڑک

(c) پائپ لائن (d) آبی راستہ

(iii) ان میں سے کون سی ریاست ایچ۔وی۔جے پائپ لائن سے جڑا ہوا نہیں ہیں؟

(a) مدھیہ پردیش (b) مہاراشٹر

(c) گجرات (d) اترپردیش

(iv) ہندوستان کے مشرقی کنارے پر ان میں سے کون سا بندرگاہ سب سے گہرا ٹیوٹی زمین سے گھرا اور زیادہ محفوظ ہے؟

(a) چنئی (b) پارادیپ

(c) ٹیوٹی کورین (d) وشاکھاپٹنم

(v) ہندوستان میں ان میں سے کون نقل وحمل کا سب سے اہم ذریعہ ہے؟

(a) پائپ لائین (b) ریلوے

(c) سڑک (d) ہوائی راستہ

(vi) ان میں سے کون سی اصطلاح دو یا اس سے زیادہ ملکوں کے درمیان تجارت کے لیے استعمال کی جاتی ہے؟

(a) اندرونی تجارت (b) بین الاقوامی تجارت

(c) خارجی تجارت (d) علاقائی تجارت

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لگ بھگ 30 لفظوں میں دیں۔

(i) سڑک کے کوئی تین فوائد بتائیں۔

(ii) کہاں اور کیوں ریلوے نقل وحمل دوسرے ذرائع نقل وحمل کے مقابل زیادہ آسان ذریعہ ہے؟

(iii) سرحدی سڑکوں کی کیا اہمیت ہے؟

(iv) تجارت کا کیا مطلب ہے؟ بین الاقوامی اور علاقائی تجارت میں کیا فرق ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لگ بھگ 120 لفظوں میں دیں:

(i) نقل وحمل اور ترسیل کے ذرائع کو کسی ملک کا اور اس کی اقتصادیات کی شہ رگ کیوں کہتے ہیں؟

(ii) گزشتہ پندرہ سالوں میں بین الاقوامی تجارت میں ہونے والی تبدیلیوں پر ایک نوٹ لکھیں۔

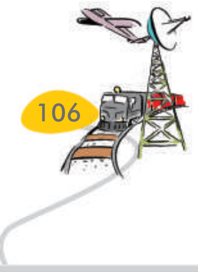

© NCERT not to be republished

معمہ کے سوالات

1۔ مشرق۔جنوب راہداری کا مشرقی آخری حصہ۔

2۔ قومی شاہراہ نمبر۔2 کا نام۔

3۔ جنوبی ریلوے خطہ کے مرکز کا نام۔

4۔ 1.676 میٹر چوڑائی والی ریلوے پٹری۔

5۔ قومی شاہراہ نمبر 7 کا جنوبی ٹرمنل۔

6۔ ایک آبی بندرگاہ۔

7۔ شمالی ہندوستان میں سب سے زیادہ بھیڑ بھاڑ والا ریلوے اسٹیشن۔

سرگرمی یا عملی کام

آپ اپنی تلاش عمودی جانب سے افقی جانب سے یا عمودی جانب سے شروع کریں اور ملک کے بہت سے مقام پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

S	H	E	R	S	H	A	H	S	U	R	I	M	A	R	G
A	R	T	P	R	N	X	E	L	A	T	A	D	L	A	Y
J	M	M	X	I	P	O	R	A	Y	M	P	G	H	T	X
Y	C	H	E	N	N	N	A	I	I	K	M	C	A	I	M
O	D	C	D	A	L	M	C	S	O	T	P	O	R	C	P
A	P	T	R	G	S	K	J	M	J	L	E	A	N	E	R
R	A	E	T	A	J	P	O	R	M	W	M	A	S	X	O
I	L	S	B	R	O	A	D	G	A	U	G	E	L	O	T
A	S	N	L	C	M	E	C	U	K	Z	M	A	A	J	E
L	M	U	G	H	A	L	S	A	R	A	I	B	S	N	A
G	O	E	T	V	R	A	Y	F	T	O	R	E	A	J	M
K	Q	A	I	P	M	N	Y	R	Y	A	Y	H	L	I	N
Q	K	O	L	K	A	T	A	E	U	I	T	W	B	E	A
N	I	T	N	K	D	E	M	O	U	R	P	N	P	J	D

© NCERT not to be republished